9400-کیا بے نماز کی طرف سے حج کیا جائیگا؟

سوال

کیا کسی دوسرے کی جانب سے کیا جانے والا حج گناہوں کی بخشش کا سبب بنتا ہے، اور خاص کر نماز ترک کرنے کا گناہ، اگر اس شخص نے وصیت کی ہو یا نہ؟
اور کیا اپنی جانب سے حج کرنے والے شخص کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، خاص کر نماز ادا نہ کرنے کا گناہ؟

پسندیدہ جواب

اول:

آپ کا یہ قول:

(خاص کر نماز ادا نہ کرنے کا گناہ) آپ نے یہ جملہ دو بار کہا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ نماز ترک کرنا اللہ تعالی کے ہاں عظیم گناہوں میں شمار ہوتا ہے، اور واقعتا ہے بھی ایسا ہی.

علماء کرام نے تارک نماز کے کافر ہونے کے بارہ میں اختلاف کیا ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ بے نماز کافر ہے، اور وہ مرتد ہونے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس کی دلیل درج ذیل احادیث ہیں:

1- عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی اس نے یقینا کفر کیا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2545) سنن نسائی حدیث نمبر (459) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1069) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2113) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2- ابو سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"یقینا آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (116).

صحابہ کرام کا تارک نماز کے کفر پر اجماع ہے، اور ان کے بعد والے علماء کرام کا بھی یہی کہنا ہے، ان علماء میں عبد اللہ شقیق، ابراہیم النخعی، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مبارک، حکم بن عتیبۃ وغیرہ شامل ہیں.

اور روز قیامت بندے سے سب پہلا سوال بھی نماز کے متعلق ہی ہونا ہے چنانچہ اگر اس کی نماز صحیح ہوئی تو باقی سارے اعمال بھی صحیح ہونگے اور اگر اس میں ہی خرابی ہوئی تو باقی سارے عمل بھی خراب ہونگے.

اس لیے تارک نماز کو اپنے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، بلکہ اس کے سارے کے سارے اعمال باطل اور تباہ ہو جاتے ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا کفار کے متعلق فرمان ہے :

.{اور انہوں نے جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا}.الفرقان (22).

اور ایک مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{یقیناً ہم نے تیری طرف اور تجھ سے پہلے (تمام انبیاء) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع کر دیا جائیگا}.الزمر (65).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی نماز عصر ترک کی اس کے اعمال ضائع ہو گئے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (553).

اس بنا پر اگر تارک نماز حج کرتا ہے اور نماز ترک کرنے پر مصر ہے تو اس کا حج صحیح نہیں تو بالاولی ترک نماز کے گناہ کا کفارہ بھی نہیں بنے گا، اور اسی طرح جو شخص ترک نماز پر مصر ہو اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہو جائے تو اس کی موت کے بعد اس کی جانب سے کیے جانے والے اعمال صالحہ کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا.

اور اگر کسی شخص کے بارہ میں علم ہو کہ وہ نماز ترک کرنے پر مصر تھا اور اسی حالت میں اسے موت آئی ہو تو کسی بھی شخص کے لیے اس کی بخشش اور رحمت کی دعا کرنی یا اس کی جانب سے حج کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ کافر اور مشرک ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمان والوں کے لائق نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، چاہے وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، اس کے بعد کہ انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں}.التوبۃ (113)

لیکن اگر تارک نماز توبہ کر کے نماز کی پابندی کرنے لگے اور اپنے کیے پر نادم ہو اور اسلام کی طرف پلٹ آئے تو یقیناً اللہ تعالی اس کے سارے گناہ معاف کرنے والا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{کافروں کو کہہ دیں کہ وہ باز آجائیں تو ان کے پچھلے گناہ بخش دیے جائینگے}.الانفال (38).

وہ باز آجائیں تو : یعنی اپنے کفر سے باز آجائیں اور یہ اسلام قبول کرنے اور اللہ وحدہ لاشریک کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے ساتھ ہوگا.

تفسیر السعدی.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اسلام اپنے سے قبل سب گناہ ختم کر دیتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (121). یعنی گناہ

واللہ اعلم.